www.KitaboSunnat.com

۹۔قبر پرستی

شرک کا ایک چور دروازہ ''قبر پرستی'' اور'' آ ثار پرستی'' ہے۔قوم نوح کے پنجتن پاک جب فوت ہوئے تو قوم اُن کی قبروں پر جھک پڑی، پھر ان کے بت بنائے اور پرستش شروع کر دی۔قوم ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھی کچھ ایسے ہی تمثال تھے جن پر نذریں نیازیں چڑھاتے اوران کے پاس چلہ کشی کرتے تھے۔قران مجید میں ہے:

﴿ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴾

(الأنبياء: ٥٢)

''جب (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے باپ اورا پنی قوم سے کہا، یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی تم پوجا کررہے ہو۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی ایک قوم تھی، جس نے اپنے اصنام پر تکیے بنا رکھے تھے، اور وہاں معتکف ہوتے تھے:

﴿ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ﴾

(الأعراف: ١٣٨)

''اور ہم نے بنی اسرائیل کوسمندر عبور کرایا، تو ان کا گذرایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو اپنے بتوں کی عبادت کررہے تھے، وہاں معتکف تھے۔انہوں نے کہا: اے موسیٰ! جس طرح ان کے کچھ معبود ہیں، آپ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیجیے۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت انبیاء کی تصویروں، بزرگوں کی قبروں اور درختوں تک کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرستش ہوتی تھی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ''لات ایک صالح آدمی تھا جو حاجیوں کو ستو پلایا کرتا تھا۔'' ❶

مزید برآں حافظ ابن کثیر ''تفسیر القرآن'' (۴/ ۲۶۷) میں لکھتے ہیں:

''لات ایک سفید رنگ کا پتھر تھا، جس پر مکان بنا ہوا تھا، پردے لٹکے ہوئے تھے، اور وہاں مجاور رہتے تھے اور اس کے گرد حد مقرر کی ہوئی تھی۔''

ابن جریر نے تفسیر طبری (۴/ ۲۶۷) میں لکھا ہے کہ:

''عزیٰ مکہ اور طائف کے درمیان ایک درخت تھا، جس پر عظیم الشان عمارت بنی ہوئی تھی، اور اس میں پردے لٹکے ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے بعد ان سب قبوں اور تکیوں کو گرا دیا گیا اور ایسے درختوں کو کٹوا دیا گیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

''قبیلہ انصار کے کچھ لوگ منات کے نام کا احرام باندھتے تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان رکھا ہوا تھا (اسلام لانے کے بعد) ان لوگوں نے کہا کہ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم منات کی تعظیم کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کیا کرتے تھے۔'' ❷

''ذات انواط'' ایک بیری کا درخت تھا جس کے پاس مشرک اعتکاف کرتے تھے، اور تبرک کے لیے اس پر اسلحہ لٹکاتے تھے۔ بعض جدید العہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب اپنے لیے ذاتِ انواط کا مطالبہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کی، اور فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ قُلْتُمْ كَمَا قَالَتْ بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ لِمُوْسٰی اجْعَلْ لَّنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةً. قَالَ: "إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ" لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٨٥٩

❷ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ٤٨٦١

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.)) ❶

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم نے تو (آج) وہی بات کہہ ڈالی جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ان لوگوں کے معبود جیسا معبود بنا دے، تو موسیٰ نے جواباً کہا: یقیناً تم جاہل قوم ہو، تم ضرور ہی پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ.))

''اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ (بل) میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔''

صحابہ نے تعجب کی بناء پر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم یہود و نصاریٰ کی پیروی کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((فَمَنْ)) اور کس کی (کرو گے؟)'' ❷

علامہ داؤد راز رقم طراز ہیں:

''گوہ کے بل میں گھسنے کا مطلب یہ ہے کہ انہی کی سی چال ڈھال اختیار کرو گے۔ اچھی ہو یا بُری ہر حال میں ان کی چال چلنا پسند کرو گے۔ ہمارے زمانہ میں بعینہ یہی حال ہے۔ مسلمانوں سے قوت اجتہادی اور اختراعی کا مادہ بالکل سلب ہو گیا ہے۔ پس جیسے انگریزوں کو کرتے دیکھا، وہی کام خود بھی کرنے لگتے ہیں، کچھ سوچتے ہی نہیں کہ آیا یہ کام ہمارے ملک اور ہماری آب و ہوا کے لحاظ سے مناسب اور قرین عقل بھی ہے یا نہیں'' اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

قارئین کرام! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی کی ہے، وہ حرف بحرف پوری ہو رہی

---

❶ سنن ترمذی، باب ما جاء لتركبن سنن من كان قبلكم، رقم: ۲۱۸۰۔ مسند أحمد، رقم: ۲۱۸۹۷۔ ابن حبان (رقم: ۶۷۰۲) نے اسے صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، بالکتاب والسنة، رقم: ۷۳۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب العلم، رقم: ۶۷۸۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ موجودہ دور میں انسانوں کے علاوہ حیوانات کی بھی پرستش ہوتی ہے۔ لاہور میں ، گھوڑے شاہ کی خانقاہ مشہور ہے۔ مسلمان جوق در جوق وہاں جاتے ہیں، اور گوجرانوالہ میں گھوڑے شاہ کی قبر بھی اس کا واضح ثبوت ہے۔

قبروں پر قُبّے اور تکیے بنائے جاتے ہیں، جھنڈے نصب کیے جاتے ہیں، غلاف چڑھائے جاتے ہیں ، اقطار عالم سے قبروں کی طرف شد رحال (ثواب کی نیت سے سفر) کیا جاتا ہے ، قبروں پر جمع ہونے کو حج کا نام دیتے ہیں۔ طواف کرتے ہیں، سجدہ ریز ہوتے ہیں، زندہ مردوں کے پاس جاتے ہیں ، التجائیں کرتے ہیں: اے شیخ فلاں، اے پیر فلاں'' میری مشکل حل کیجیے، میری مُراد دیجیے، میرے لیے سفارش کیجیے، کئی ایسے بھی ہیں جو لاکھوں میل دور ہی سے مُردوں کو خطاب کرتے ہیں: ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ''

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ان باتوں سے بڑی شدت کے ساتھ منع فرمایا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی مرض الموت میں فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.)) [1]

''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔''

مزید فرماتی ہیں کہ ''محض اس خیال سے کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیا جائے اسے کھلا نہیں رکھا گیا، بلکہ حجرہ میں رکھا گیا ہے۔'' [2]

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے وفات سے پانچ دن قبل فرمایا:

((أَلَا وَإِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَاءِ هِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ فَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ.)) [3]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور، رقم: ۱۳۳۰۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن بناء المسجد على القبور...... الخ، رقم: ۱۱۸٤

[2] حوالہ ایضاً

[3] صحيح مسلم ، كتاب المساجد، باب النهى عن بناء المسجد على القبور، رقم: ٥٣٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خبردار تم سے پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ) نے انبیاء و بزرگانِ دین کی قبروں پر مسجدیں تعمیر کیں (ان کو سجدہ گاہ بنایا) دیکھو! میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔''

پھر بارگاہِ اللہ رب العزت میں دعاء کی:

((اَللّٰھُمَّ لَا تَجعَلُ قَبرِیُ وَثُنَا)) ❶

''یا اللہ! میری قبر کو وثن (بُت) بننے سے بچائیو (کہ اس کی پرستش کی جائے۔)''

کیوں؟ اس لیے کہ:

((لَعَنَ اللّٰهُ قَوُمًا اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنُبِيَائِهِمُ مَسَاجِدَ.)) ❷

''اس قوم یہودی و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بناڈالا۔''

نبی ﷺ کا ایک اور ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ، فَمَاتَ بَنَوُا عَلَى قَبُرِهِ مَسُجِدًا ، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلُكَ الصُّوَرَ ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الُخَلُقِ عِنُدَ اللَّهِ يَوُمَ الُقِيَامَةِ.)) ❸

''یقیناً جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں لٹکا دیتے۔ یہ لوگ قیامت والے دن اللہ کے ہاں بدترین مخلوق شمار ہوں گے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا:

((إِنَّ مِنُ شِرَارِ النَّاسِ مَنُ تُدُرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمُ أَحُيَاءٌ وَمَنُ يَتَّخِذُ الُقُبُورَ مَسَاجِدَ.)) ❹

---

❶ مسند أحمد: ۲/۲٤٤۔ مسند حمیدی، رقم: ۱۰۲۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے مشکوٰۃ (رقم: ۷۵۰) میں اسے صحیح کہا ہے۔
❷ حوالہ مذکورہ

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، رقم: ۵۲۸

❹ صحیح بخاری تعلیقاً ، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن.۔ مسند أحمد: ۱/٤٠٥، ٤٣٥۔ مسند أبی یعلی: ۹/۲۱٦، رقم: ۵۳۱٦۔ صحیح ابن خزیمه، رقم: ۷۸۹۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۲۳۱٦۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’بے شک لوگوں میں سے شریر ترین وہ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی اور وہ زندہ ہوں گے، اور ایسے لوگ ہوں گے جو قبروں کو مسجدیں بنائیں گے۔‘‘

اسی طرح تین مقدس مقامات کے علاوہ کسی اور مقام کی جانب شد رحال کرنے سے منع کر دیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى)) [1]

’’تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مقام کی طرف اہتمام کے ساتھ سفر نہ کرو (ایک) مسجد الحرام (دوسری) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور (تیسری) مسجد اقصیٰ۔‘‘

کہاں یہ کہ قبور کی طرف شد رحال کیا جائے؟ پھر مردوں کی نسبت عورتوں کا شرک میں واقع ہو جانا زیادہ ممکن تھا۔ اس لیے ان کو قبروں کی بکثرت زیارت سے منع فرمایا دیا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ:

((لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.)) [2]

’’ان عورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون قرار دیا ہے جو قبروں کی زیارت کے لیے بکثرت جاتی ہیں، اور ان کو مسجد بناتی ہیں اور ان پر چراغ جلاتی ہیں۔‘‘

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاة في مكة والمدينة، رقم: ۱۱۸۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، رقم: ۱۳۹۷.

[2] سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء في كراهية ان يتخذ على القبر مسجدا، رقم: ۱۰۵۶۔ مسند أحمد، رقم: ۲۶۰۳۔ شیخ شعیب الأرناؤوط نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ